روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 15۔اکتوبر 2014ء 19ذوالحج 1435 ہجری 15۔اخاء 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 233

نیک شہرت اور جنت کی دعا

نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ انسان وضو کر کے اللہ کے نام سے ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا کھانا پینا عطا کرتا ہے، اس کی بیماری کو گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے اور اسے سعادت مندوں والی زندگی اور شہداء والی موت نصیب ہوتی ہے۔

(تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد4صفحہ 89)

اے میرے رب! مجھے صحیح تعلیم عطا کر اور نیکوں میں شامل کر اور بعد میں آنے والے لوگوں میں ہمیشہ قائم رہنے والی تعریف مجھے بخش اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔

(الشعراء:84 تا86)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعا میں کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے۔ بار بار یاد دلائے خاص تعلق پیدا کرے۔ صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حال زار پیش کرتا رہے۔ تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہو جائے گا۔ دعا بڑی شئے ہے جبکہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو آخری حیلہ دعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں۔ مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار میں نہیں کہ کسی کے واسطے دل میں درد پیدا کرلے۔

ایک صوفی کا ذکر ہے کہ وہ راستہ میں جاتا تھا کہ ایک لڑکا اس کے سامنے گر پڑا۔ اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ صوفی کے دل میں درد پیدا ہوا۔ اور اسی جگہ خدا تعالیٰ کے آگے دعا کی اور عرض کی کہ اے خدا تو اس لڑکے کی ٹانگ کو درست کردے ورنہ تو نے اس قصاب کے دل میں درد کیوں پیدا کیا۔

میرا مذہب یہ ہے کہ کیسی ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑیں۔ ان سب کا آخری علاج دعا ہے خدا تعالیٰ ہر شئے کا مالک ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کر سکتا ہے اور ہر شئے پر اس کا قبضہ ہے۔ انسان کسی حاکم یا افسر کے ساتھ اپنا معاملہ صاف کرتا ہے اور اس کو راضی کرتا ہے تو وہ اسے بہت سا فائدہ پہنچا دیتا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ جو حقیقی حاکم اور مالک ہے اس کو نفع نہیں دے سکتا؟ مگر دعا کا معاملہ ایسا نہیں کہ انسان دور سے گولی چلاوے اور چلا جائے بلکہ جس شخص سے دعا کرانی چاہئے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہئے۔ دیکھو بازار میں آپ کو ایک شخص اتفاقیہ طور پر مل جاوے اور آپ اس کو پکڑ لیں اور کہیں کہ تو میرا دوست بن جا تو وہ کس طرح دوست بن سکتا ہے؟ دوستی کے واسطے تعلقات کا ہونا ضروری ہے اور وہ رفتہ رفتہ ہو سکتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص51)

حضرت مسیح موعود کے نفلی روزے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

”ایک دفعہ میں نے فرشتوں کو انسان کی شکل میں دیکھا یاد نہیں کہ دو تھے یا تین آپس میں باتیں کرتے تھے اور مجھے کہتے تھے کہ تو کیوں اس قدر مشقت اٹھاتا ہے اندیشہ ہے کہ بیمار نہ ہو جائے میں نے سمجھا کہ یہ جو چھ ماہ کے روزے رکھے ہیں ان کی طرف اشارہ ہے......فرمایا کہ

روزوں کو میں نے مخفی طور پر رکھا بعض دفعہ اظہار میں سلب رحمت کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے مخفی رکھنا اچھا ہوتا ہے چونکہ میں مامور تھا اس لئے کوئی مرض وغیرہ نہ ہوا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 633)

عہدوں کی پابندی کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”امانت و دیانت اور عہد کی پابندی یہ ایک ایسا خلق ہے جس کی آج ہمیں ہر طبقے میں، ہر ملک میں، ہر قوم میں کسی نہ کسی رنگ میں کمی نظر آتی ہے اور اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ بظاہر جو ایماندار نظر آتے ہیں، عہدوں کے پابند نظر آتے ہیں، جب اپنے مفاد ہوں تو نہ امانت رہتی ہے نہ دیانت رہتی ہے، نہ عہدوں کی پابندی رہتی ہے۔ دو معیار اپنائے ہوئے ہیں لیکن ہمارے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے، اپنے اسوہ سے، اپنی امت کو ان باتوں کی پابندی کرتے ہوئے عمل کرنے کی نصیحت فرماتے رہے اور امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی کے اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔ اب وہی معیار ہیں جن پر چل کر انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتا ہے۔ اس سے باہر کوئی چیز نہیں“۔

(خطبات مسرور جلد3 صفحہ 416)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

اداریہ

احمدیت کی امتیازی شان

کردار میں پاک تبدیلیاں اور قبول حق

مکرم خان بہادر سعد اللہ خان صاحب کا تعلق موضع امیرو سے تھا جو اٹک پل سے بیس میل کے فاصلہ پر خٹک کی خشک پہاڑیوں میں واقع ہے۔ آپ مالاکنڈ میں 1902ء میں صوبیدار میجر مقرر ہوئے۔ ان کی جوانی کا زمانہ دنیوی مشاغل میں گزرا۔ ان کا گھر گانے بجانے کی تفریح گاہ تھا۔ 1911ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دست مبارک پر احمدیت میں داخل ہوئے۔ احمدی ہونے کے بعد آپ کے اندر جو خارق عادت تبدیلی پیدا ہوئی اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے۔

ایک دفعہ مالاکنڈ کے ان کے قدیمی دوست قاضی محمد احمد جان صاحب جو احمدیت کے مخالف تھے۔ مع چند افسران ایک جرگہ کی صورت میں آئے اور کہا۔

''خان صاحب ہم کو یہ سن کر کہ آپ احمدی ہوئے ہیں۔ سخت صدمہ اور افسوس ہوا ہے۔ کیا اچھا ہوگا کہ آپ پھر توبہ کرلیں۔''

خان بہادر صاحب نے جواب دیا کہ:

''جب میں آپ کی طرح تھا تو آپ کو معلوم ہے کہ آپ صاحبان کی مہربانی سے نہ نماز پڑھتا نہ تہجد نہ قرآن کریم سے کوئی واقفیت یا تعلق تھا۔ سارا دن تاش اور شطرنج میں گزرتا اور لڑکے آکر ناچتے۔ خدا بھلا کرے ہمارے مولوی مظفر احمد صاحب کا جن کی نیک نصائح اور پاک صحبت نے اس گندی زندگی سے بیزار کرا کر پابند نماز و تہجد کیا اور درس قرآن کا شوق دلایا۔ اگر دین یہ نہیں جو احمدیت کے ذریعہ حاصل ہوا اور وہ تھا جو میں آپ لوگوں کی رفاقت میں اختیار کر چکا تھا تو مجھے یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔'' اس پر وہ لوگ شرمندہ ہوئے اور اٹھ کر چلے گئے۔

(صوبہ خیبر پختونخواہ (سابقہ صوبہ سرحد) میں احمدیت کا نفوذ صفحہ 98)

مکرم دانشمند خان صاحب ولد عبدالحنان خان صاحب کا تعلق موضع محب باندہ سے ہے۔ جو موضع پبی سے چند میل کے فاصلہ پر افغانوں کے محمد زئی قبیلہ کے لوگوں کا گاؤں ہے۔ آپ اوائل جوانی میں اپنا گاؤں چھوڑ کر بلوچستان کے شہر مستونگ چلے گئے تھے۔ یہاں جو خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے احمدیت قبول کرنے کے لئے خود رہنمائی فرمائی اور ایسے حالات پیدا ہوئے کہ آپ احمدیت کے فدائی کارکن بن گئے اور ایک عرصہ تک اپنی جماعت پبی کے پریذیڈنٹ رہے۔ نیز انہوں نے اپنے بڑے بیٹے مکرم بشیر احمد رفیق کو وقف کیا۔ جو بعد میں ایک لمبا عرصہ امام بیت الفضل لندن رہے۔

مکرم دانشمند خان صاحب کا قبول احمدیت کا واقعہ بہت دلچسپ ہے۔ ہوا یوں کہ جن دنوں آپ مستونگ میں جیل کے دفتر میں ملازم تھے۔ آپ ایک جمعہ کے روز گھر سے جامع مسجد مستونگ میں نماز پڑھنے کے لئے نکلے۔ راستہ میں آپ کی ملاقات مکرم مولوی محمد الیاس خان صاحب سے ہوئی۔ باہمی تعارف ہوا۔ مکرم مولوی صاحب آپ کے والد صاحب کو خوب جانتے تھے۔ مکرم دانشمند خاں صاحب مکرم مولوی صاحب کی نورانی شخصیت سے بہت متاثر ہوئے۔ مگر جب انہوں نے بتایا کہ وہ احمدی ہیں تو یہ بات ان کو اچھی نہ لگی۔ مکرم مولوی صاحب نے ان کو احمدیوں کے ساتھ نماز جمعہ پڑھنے کی دعوت دی۔ جو انہوں نے اس شرط پر قبول کرلی کہ وہ اپنی الگ نماز پڑھیں گے۔ دراصل آپ کو بتایا گیا تھا کہ احمدیوں کی (بیت) میں گانا بجانا ہوتا ہے اور آپ اس کی تصدیق کرنا چاہتے تھے۔ مستونگ میں ان دنوں آٹھ دس احمدی ایک گھر میں جمعہ ادا کرتے تھے۔ وہاں آپ نے احمدیوں کو نہایت خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے دیکھا تو حیران رہ گئے۔ اس کے بعد مکرم مولوی صاحب کے خطبہ جمعہ میں قرآنی تفسیر سن کر مزید حیران ہوئے۔

اس کے کچھ عرصہ بعد خان صاحب نے خواب میں متعدد بار یہ دیکھا کہ کوئی آپ کے پاؤں کے انگوٹھے کو دبا رہا ہے اور جب اٹھے تو یہ آواز آئی ''اٹھ بیعت کر''۔ مگر بظاہر آپ نے کمرہ میں کسی کو نہ دیکھا کیونکہ آپ کمرہ میں اکیلے تھے۔ آپ کو اس لفظ ''بیعت'' کی سمجھ نہ آئی اور نہ کبھی آپ نے یہ لفظ پہلے کبھی سنا تھا۔ تاہم جب مولوی محمد الیاس صاحب نے اس کے متعلق بتایا تو آپ نے فوری طور پر بیعت کا خط تحریر کردیا اور اس طرح آپ کو سکون نصیب ہوا اور اس وجہ سے جو پریشانی تھی وہ دور ہوگئی۔

(صوبہ خیبر پختونخواہ (سابقہ صوبہ سرحد) میں احمدیت کا نفوذ صفحہ 179)

یہ فیضان اس کا رہے ہم پہ جاری

یہ جذبۂ دل اور یہ جاں سپاری
ہزاروں مثالوں پہ ہے آج بھاری

یہ لاہور کے سانحے کا اثر ہے
فضاؤں پہ رنج و الم ہے جو طاری

سنو اپنے معصوم خوں سے ہمیں نے
محمدؐ کے گلشن کی، کی آبیاری

عبادت کے دوران بیت خدا میں
بڑے فخر سے ہم نے کی جاں نثاری

شہادت کہاں مفت میں ہم نے پائی
ادا ہم نے کی اس کی قیمت ہے بھاری

بفضل خدا سارے شہداء ہی اپنے
شہادت کی یہ کر گئے رسم جاری

خلافت کی خاطر ہی صدق و صفا سے
یہاں ہم نے ہے زندگانی گزاری

اُسی کی محبت میں ہے جاں لٹائی
یقیناً ہے ہم پر یہ احسان باری

خدا ہر گھڑی ہے ہمارا بھی حافظ
یہ فیضان اُس کا رہے ہم پہ جاری

ابن کریم

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

مکرم مبارک صدیقی صاحب۔ لندن

امام وقت کے لئے یہ جان بھی نثار ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

ایک دن کی مصروفیات کی ایک جھلک

(قسط دوم آخر)

معزز قارئین اگر ہم خطبات کے مضامین کو غور سے پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ کس طرح پیارے حضور افراد جماعت سے پیار کرتے ہیں اور ہماری دین و دنیا میں کامیابی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیسے ہر وقت نصائح فرماتے رہتے ہیں کیسے پیارے حضور کی آرزو ہے کہ ہمارے دلوں میں ہمارے گھروں میں ہماری گلیوں میں ہمارے شہروں میں اور پوری دنیا میں امن ہو اور ہماری زندگیاں جنت نظیر ہو جائیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں میں شامل ہو جائیں۔ بہت عرصہ غالباً آٹھ سال پہلے کا ایک واقعہ ہے کہ میں پروگرام انتخاب سخن کر کے سٹوڈیو سے باہر نکلا تو فون کالز لینے والے نوجوانوں میں سے ایک نے بتایا کہ کوئی غیر از جماعت خاتون بضد ہے کہ پریزنٹر سے ہی بات کرنی ہے اور وہ بڑی دیر سے فون ہولڈ کروا کے بیٹھی ہے۔ بہر حال اُس سے بات ہوئی۔ اُس کا کہنا تھا کہ میرے خاوند نے مجھے سختی سے کہا ہوا تھا کہ ایم ٹی اے نہیں دیکھنا۔ اُس کے اس طرح سختی سے روکنے کی وجہ سے مجھے تجسس ہوا اور اب میں چھپ کے آپ کے حضور کی باتیں سنتی ہوں اور میرا دل گواہی دیتا ہے کہ آپ کی جماعت ہی سچی جماعت ہے۔ میری طرف سے خلیفہ حضور کو کہنا کہ آپ کی عقیدت مند ایک بیٹی فلاں شہر میں بھی رہتی ہے اُسے بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اُس نے با اصرار کہا کہ جیسی آپ کے خلیفہ باتیں کرتے ہیں اگر ساری دنیا ان باتوں پر عمل کرے تو دنیا ایک جنت نظیر خطہ بن جائے۔ اُس نے کہا کہ وہ حضور کی باتیں سن کے دل سے احمدی ہو چکی ہے لیکن اپنے خاندان والوں کے خوف سے ایسا نہیں کہہ سکتی اور ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا کہ آپ یقین رکھیں کہ ہر پڑھا لکھا شخص جو آپ کے خلیفہ کی باتیں سنتا ہے وہ اُن کی باتوں سے متفق ہے لیکن زمانے کے خوف سے خاموش ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیارے حضور کے خطبات نہ صرف ہمارے لئے بلکہ سب سننے والوں کے لئے سکینت کا باعث بنتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر خطبے کا لب لباب یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت بیٹھ جائے، آنحضرت ﷺ کی محبت دلوں میں گھر کر لے اور پوری دنیا میں آپ کی عظمت کا جھنڈا بلند ہو اور مسیح زمانہ کی محبت دلوں میں ایسے رچ بس جائے، ہمارے دلوں میں تقویٰ اس طرح پیدا ہو جائے کہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جائیں۔ پیارے حضور جس طرح ہر خطبے میں قرآن پاک کے حوالوں سے، احادیث کے حوالوں سے، حضرت مسیح موعود کی تحریرات کے حوالے سے بار بار اور بار بار ہمیں عاجزی خاکساری درگزر اور احسان کے سلوک کا درس دیتے ہیں ہر دم ہر آن ہر تحریر ہر خطبے میں پیارے حضور کی خواہش ہوتی ہے کہ ہماری زندگیاں آسان بن جائیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں میں شامل ہو جائیں۔

حضور انور کا ہر ہر خطبہ جمعہ دراصل دنیا بھر سے دوران ہفتہ ملنے والے ہمارے ہزاروں خطوط کا، ہزاروں سوالات کا جواب ہوتا ہے اور ہزاروں دنیاوی مسائل کا حل ہوتا ہے اور دائمی کامیابیاں پانے کا نسخہء کیمیا ہوتا ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ ادھر کسی مفلوک الحال درویش صفت احمدی نے حضور انور سے مل کے یا خط کے ذریعے ذکر کیا کہ فلاں ملک کے جلسے میں مجھے کھانا ٹھیک طرح نہیں ملا اور اگلے خطبے میں حضور انور پوری دنیا کے احمدیوں کو مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی نصیحت فرما رہے ہوتے ہیں۔ دنیا کے کسی دور دراز کے ملک سے کوئی مصیبت زدہ لکھتا ہے کہ فلاں ادارے میں فلاں صاحب نے مجھ سے تعاون نہیں کیا اور حضور انور خطبہ جمعہ میں دنیا بھر کے دفاتر میں کام کرنے والوں کو عاجزی کی نصیحت فرماتے ہیں اور یہ کہ دفتر میں آنے والے افراد سے کرسی سے اُٹھ کے ملنا چاہئے اور ہر ممکن مدد کرنی چاہئے۔

ہم سب اس بات کے گواہ ہیں کہ حضور انور کے خطبات ہماری عام روزمرہ کی زندگیوں رہن سہن اور معاملات سے متعلق ہوتے ہیں اور عام آدمی کی سمجھ کے مطابق ہوتے ہیں۔ **ایک نئے احمدی سے پوچھا کہ احمدیت کیسے قبول کی۔ کہنے لگے ٹی وی پر چینل بدلتے ہوئے حضور انور کا خطبہ جمعہ سنا تو میں تو حیران رہ گیا اور مجھے لگا کہ وہ میرے سب حالات جانتے ہیں اور میری تربیت کے لئے صرف اور صرف مجھے سمجھا رہے ہیں۔** خطبہ سننے کے بعد میں کوئی کتاب نہیں پڑھی کوئی دلیل نہیں مانگی۔ ایک احمدی دوست کو کہا مجھے بیعت فارم لا دو اور خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں دیکھی ہیں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ برطانیہ کے دنوں میں ایک دوست سے ملاقات ہوئی جنہوں نے حضور انور کے خطبات سن کے احمدیت قبول کی تھی۔ کہنے لگے کہ میں امریکہ میں اپنے وطن کا پاسپورٹ بنوانے کے لئے اپنے ملک کی ایمبیسی میں گیا۔ وہاں پاسپورٹ فارم پہ سب دستخط کر کے جب فارم ان کے حوالے کیا تو ایمبیسی والے کہنے لگے کہ آپ نے اس اقرار نامے پر دستخط نہیں کئے۔ اب یہ دوست بہت پڑھے لکھے اور ہر چیز کو عقل اور منطق کی کسوٹی پر پرکھنے والے تھے کہنے لگے کہ جس شخص کے متعلق آپ کہہ رہے ہیں کہ تصدیق کروں کہ میں ان کو سچا نہیں مانتا میں نے تو ان کا نام ہی پہلی دفعہ سنا ہے اور میں ان کو جانتا ہی نہیں ہوں میں کیسے دستخط کر کے تصدیق کروں کہ فلاں شخص سچا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا دستخط کے بغیر پاسپورٹ نہیں مل سکتا۔ یہ فارم لے کے گھر آئے اور جاننے والوں سے پوچھا کہ کیا ماجرا ہے۔ پوچھتے پوچھتے جماعت کی کتابیں پڑھنے لگے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سننے لگے۔ **پوری تحقیق کے بعد ایمبیسی گئے انہوں نے پوچھا اب دستخط کر دیئے ہیں۔ کہنے لگے میں نے اُس جگہ دستخط نہیں کئے الحمد للہ میں نے احمدیت قبول کر لی ہے۔**

قارئین کرام پیارے حضور سینکڑوں خطوط کے جوابات دینے کے ساتھ ساتھ۔ سینکڑوں انتظامی امور کی دیکھ بھال فرماتے ہوئے روزانہ بہت سی دفتری اور انفرادی ملاقاتوں کے ساتھ اور دیگر تمام تر مصروفیات کے ساتھ ساتھ ہم سب کے لئے ہر خطبہ جمعہ اتنی محنت سے لکھتے ہیں تو ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم اسے ایسے سنیں گویا پیارے حضور صرف اور صرف ہم سے مخاطب ہیں اور صرف اور صرف ہمیں نصیحت فرما رہے ہیں۔ حضور انور کی مصروفیات اس قدر ہیں کہ حضور کو تھوڑے کہے کو ہی زیادہ سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ کے دوران جو کاغذات ہم حضور انور کے مبارک ہاتھوں میں دیکھتے ہیں وہ حضور انور کے خود اپنے ہاتھوں سے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ حوالہ جات یعنی قرآن پاک کی آیات، احادیث مبارکہ اور حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات وغیرہ بعض اوقات ٹائپ یا فوٹو کاپی کی صورت میں ہو سکتے ہیں اور جیسا کہ محترم منیر جاوید صاحب نے بتایا تھا کہ حضور انور تو خطبہ جمعہ کے لئے بیت الفتوح جاتے جاتے بھی نوٹس لکھ رہے ہوتے ہیں۔ قارئین کرام ہر خطبے اور ہر خطاب میں پیارے حضور کی خواہش ہوتی ہے کہ ہمیں حقیقی اور دائمی خوشیاں نصیب ہو جائیں۔ خطبہ عید الفطر 2014ء کو غور سے سنیں۔ پیارے حضور کے ایک ایک لفظ سے ایک ایک فقرہ سے کیسے اس خواہش کا اظہار چھلکتا ہے کہ ہمیں حقیقی عیدیں نصیب ہوں ہماری زندگیاں جنت مثال بن جائیں ہماری یہ زندگی بھی جنت بن جائے اور آخرت میں بھی ہم سرخرو ہوں۔ کیسے حضور کو فکر ہے کہ کہیں ہم عارضی عیدوں کی مصروفیات میں حقیقی عیدوں سے غافل نہ ہو جائیں۔

قارئین کرام آپ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہر ملک کے اور ہر قوم کے احمدی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صحبت سے یکساں فیض پاتے ہیں۔ پچھلے دنوں ملک شام کے ایک شامی احمدی بھائی کے ساتھ نشست کا موقع ملا۔ اُن کی باتیں سن کے حیرانی ہوئی کہ وہ تو اپنی زندگی کا ایک ایک قدم اور ایک ایک فیصلہ حضور انور کے مشورہ سے کرتے ہیں اور حضور انہیں، ان کے بچوں کو ان کے بھائیوں کو ناموں سے جانتے ہیں اور ان سب کا ماننا تھا کہ جتنا حضور انہیں وقت دیتے ہیں شائد ہی کسی کو دیتے ہوں۔ یہی حال عربی بھائیوں کا ہے ان کے پاس بیٹھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی تمام تر توجہ کا مرکز وہی ہیں اور یہی حال ہر خطے کے لوگوں کا ہے۔

اب یہ جو ساری مصروفیات لکھی ہیں اگر ان کے وقت کو جمع کیا جائے تو سرسری نگاہ سے صرف خط دیکھنے کے لئے بھی پندرہ سو منٹ بنتے ہیں جبکہ ایک دن رات میں کل چودہ سو چالیس منٹ ہوتے ہیں۔ حضور انور کی مصروفیات اور ایک دن میں ہونے والے کام کوئی عام انسان ایک ہفتے میں بھی احسن طریقے سے سرانجام نہیں دے سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک دن کی ڈائری دیکھ کے ہی کوئی بھی سعید فطرت شخص اس بات کی گواہی دے گا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بغیر یہ سب ممکن ہی نہیں ہے۔

اوپر بیان کی گئی ساری مصروفیات کے علاوہ مختلف تنظیموں کی طرف سے منعقد کی گئی تقریبات میں شرکت اور خطابات الگ ہیں۔ بیوت کے سنگ بنیاد رکھنے اور افتتاح کرنے الگ ہیں۔ مختلف ممالک کے دورہ جات اور جلسوں اور پروگراموں میں شرکت الگ ہے۔ برطانیہ میں جو بڑی بڑی تقریبات منعقد ہوتی رہتی ہیں وہ الگ سے ہیں۔ احمدی احباب سے ملاقات کے علاوہ جو دنیا بھر سے غیر از جماعت مہمان یا صحافی ہیں اُن کو جو وقت دیا جاتا ہے وہ الگ سے ہے۔ برطانیہ میں ایک جلسے کے بعد میں کسی انگریز صحافی کو اُس کے گھر تک چھوڑنے جا رہا تھا۔ راستے میں باتوں باتوں میں

مجھے کہنے لگا کہ ہر چند کہ میں ایک پختہ عقیدہ رکھنے والا عیسائی ہوں لیکن آپ کے امام جماعت سے مل کے اور اُن کی مصروفیات کو دیکھ کے میں یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کوئی روحانی قوت ان کی مدد کر رہی ہے۔ میری سمجھ سے بالا تر ہے کہ کروڑوں افراد کی جماعت میں سے ہر کوئی دعویٰ کر رہا ہے کہ میرے امام مجھے جانتے ہیں۔اُس کا کہنا تھا کہ اُس کے بیس سالہ دورِ صحافت میں اُس نے کبھی اتنا بڑا اجتماع اتنا منظّم نہیں دیکھا اور اطاعت کا ایسا نظارہ نہیں دیکھا۔ میرے بتانے پر کہ ہمارے امام کو روزانہ بذریعہ ڈاک اور فیکس کوئی پندرہ سو کے قریب خطوط ملتے ہیں اور روزانہ ان پندرہ سو خطوط کے جوابات فرداً فرداً خط لکھنے والوں کے گھر بھجوائے جاتے ہیں۔ کہنے لگا اب آپ یقیناً مذاق کر رہے ہیں۔قارئین آپ اور میں جانتے ہیں کہ یہ کوئی مذاق نہیں بلکہ حقیقت ہے۔

آج سے کوئی پانچ چھ سال پہلے کی بات ہے خاکسار اور مکرم سید حسن خان صاحب کسی اخبار کے لئے مکرم و محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے کا تفصیلی انٹرویو کرنے اُن کے گھر پہنچے۔محترم امیر صاحب نے خلافت کی برکات کے بہت سے پہلوؤں کا ذکر کیا اور اس کے ساتھ ایک بات کا بار بار شدت سے اظہار کیا۔آپ کا کہنا تھا کہ مجھے آج تک ایک بات بالکل بھی سمجھ نہیں آئی کہ بعض خوشخبریاں صرف مجھے معلوم ہوتی ہیں اور میری شدید خواہش ہوتی ہے کہ میں فوری طور پہ خود جا کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اطلاع کروں لیکن حیرت انگیز طور پر حضور انور کو اس بات کا پہلے سے علم ہوتا ہے حالانکہ وہ بات میں نے کسی کو بھی نہیں حتیٰ کہ حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھی نہیں بتائی ہوتی۔امیر صاحب کے اس انٹرویو کو کئی سال گزر گئے لیکن امیر صاحب کی یہ بات مجھے بطور خاص یاد رہ گئی۔ ایک روز اتفاقاً میری ملاقات مکرم منیر جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے اُن کے دفتر میں ہوئی۔ وہ سر جھکائے ساتھ ساتھ حسبِ معمول خطوط کو ترتیب سے مختلف فائلوں میں لگا رہے تھے۔ساتھ ساتھ مختلف فون کالز بھی اٹینڈ کر رہے تھے۔ میں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے فوراً اُن سے اس واقعہ کا ذکر کیا کہ ایک مرتبہ مکرم امیر صاحب رفیق حیات صاحب نے کہا تھا کہ پتا نہیں کیسے لیکن جو بھی بات میں حضور انور کو بتانے جاتا ہوں وہ حضور کو پہلے سے ہی معلوم ہوتی ہے۔ یہ بات سن کے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بے اختیار کھل کھلا کے ہنسے اور ساری مصروفیات چھوڑ کے میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ کو ایک بات بتاؤں۔ میں بہت خوش ہوا کہ مجھے راز بتانے لگے ہیں۔ کہنے لگے یہی بات تو مجھے خود آج تک سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیسے ہو جاتا ہے میرے ساتھ بھی بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ میں حضور انور کو کوئی اطلاع دینے جاتا ہوں کہ حضور فلاں ملک سے اطلاع آئی ہے اور اس سے پہلے کہ میں کچھ اور کہوں حضور انور بتا دیتے ہیں کہ مجھے علم ہے یہ بات ایسے ایسے ہوئی ہے۔محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا کہنا تھا ہم تو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشان اور خلیفہ وقت اور جماعت کے افراد میں محبتوں کے اور دلی تعلق کے نظارے ہر روز اور ہر وقت دیکھتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے کہ خلیفہ وقت کا جماعت کے ساتھ دل و جان سے محبت کا ایسا رشتہ ہے ایسا روحانی اور قلبی تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ مختلف ذرائع سے حضور انور کو دنیا بھر کے احمدیوں کے حالات سے خود ہی باخبر رکھتا ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا کارکن ہونے کے ناطے مجھے علم ہے کہ ایم ٹی اے کے تمام شعبے حضور انور کی براہ راست راہنمائی میں کام کرتے ہیں۔ اتنی مصروفیات کے باوجود پیارے حضور ہر شعبہ کے منتظمین کو اتنی تفصیل سے ہدایات جاری فرماتے ہیں اور ایسی باریک بینی سے تفصیلات کا جائزہ فرماتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کئے بغیر نہیں رہ سکتا جس نے ہمیں خلافت جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ایم ٹی اے کے بہت سے پروگراموں میں سے انتخاب سخن بھی ایک پروگرام ہے۔اس پروگرام میں بہت سے احمدی احباب و خواتین بچے بچیاں اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ پیارے حضور کو اُن کی طرف سے السلام علیکم کہا جائے۔ پیارے حضور نے یہ ہدایت فرمائی ہوئی ہے کہ جو مجھے السلام علیکم کا پیغام بھجوائیں انہیں میری طرف سے وعلیکم السلام کہہ دیا کریں۔ خاکسار ہر پروگرام میں بغیر بھولے حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں اس ہدایت پر عمل کرتا ہے۔ایک پروگرام میں، میں یہ کہنا بھول گیا۔ میں دعا کر رہا تھا کہ یا اللہ حضور نے یہ پروگرام نہ دیکھا ہو۔اُس کے تھوڑے دنوں بعد محمود ہال بیت فضل لندن میں کسی تقریب میں خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لے جا رہے تھے۔ میں بھی ہجوم میں کھڑا تھا۔ پیارے حضور انور میرے قریب آئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا پچھلے پروگرام میں آپ نے میری طرف سے وعلیکم السلام نہیں کہا یاد سے کہا کریں حضور انور یہ فرما کے آگے تشریف لے گئے۔ میں گم صم حیران و ساکت کہ حضور انور کی اتنی مصروفیات اور ایک چھوٹے سے پروگرام پہ اتنی نظر اور شفقت اور ایم ٹی اے کے ناظرین کا اتنا خیال۔

اے چھاؤں چھاؤں شخص تری عمر ہو دراز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ازحد مصروفیات کا ذکر ہو رہا ہے۔ہم نے ایسے وقت بھی دیکھے ہیں کہ ادھر کسی بہت پیارے کا نماز جنازہ پڑھایا ہے اور پھر کچھ دیر کے بعد کسی بچی یا بچے کے نکاح کا اعلان ہو رہا ہے کیوں کہ اُن کی اس تقریب کی منظوری انہوں نے شائد ہفتوں مہینوں پہلے سے لے رکھی ہو۔

ہم نے ایسے وقت بھی دیکھے ہیں کہ جب لاہور میں ایک ہی دن میں 86 معصوم احمدیوں کو خون میں نہلا دیا گیا لیکن اُس روز بھی ایم ٹی اے کے ذریعے دنیا بھر کے لوگوں نے یہ منظر دیکھا کہ آپ کی آنکھوں پہ ضبط کے بے مثال پشتوں نے سینے میں غم کے چھلکتے ہوئے سمندر کا ایک قطرہ بھی باہر نہیں آنے دیا۔

ہم نے وہ دن بھی دیکھے ہیں جب پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی والدہ محترمہ کی وفات کی المناک خبر کی اطلاع دیتے ہیں اور نماز جنازہ پڑھاتے ہیں اور پھر اگلے روز ہی تمام تر دفتری مصروفیات میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

ہم نے وہ دن بھی دیکھا ہے کہ جب پیارے حضور اپنے اکلوتے بیٹے مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب کی شادی میں شریک ہوتے ہیں بالکل اُسی طرح جیسے کسی اور کارکن کے بچے کی شادی میں شریک ہوتے ہیں۔ دن بھر کی دفتری مصروفیات کے بعد جب شادی کی تقریب میں تشریف لائے تو اُتنا ہی وقت تشریف فرما رہے جیسا کہ معمول کے مطابق ہوتا ہے۔

ہر روز نئے فکر ہیں ہر شب ہیں نئے غم
یا رب یہ مرا دل ہے کہ مہمان سرا ہے

چونکہ ساری جماعت احمدیہ ایک خاندان کی طرح ہے اس لئے آئے دن کسی نہ کسی پیارے کی رحلت کی یا شہادت کی المناک خبر بھی ملتی ہے لیکن پیارے حضور یہ سب غم سینے میں چھپائے ہم سب کے غم بانٹنے میں مصروف رہتے ہیں اور ہمیں مسکرا کے ملتے ہیں۔

پیارے بھائیو ہمارے پیارے حضور ہمارے لئے کیا کچھ نہیں کرتے۔کیا ہمارا فرض نہیں بنتا کہ ہم اپنی ہر نماز میں اور ہر دعا میں اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یاد رکھیں اور اپنے قول سے اور اپنے کردار سے یہ ثابت کریں کہ ہم اپنے محبوب امام سے پیار کرنے والے ہیں اور آپ کے ارشادات پر دل و جان سے لبیک کہنے والے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات اس قدر ہیں کہ اگر ہماری درخواست پر پیارے حضور ہماری کسی تقریب میں یا ہماری خوشیوں میں مثلاً ہمارے بچوں کی شادیوں وغیرہ میں شریک نہ ہوں سکیں تو ہرگز ہرگز دل گرفتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہفتوں مہینوں بلکہ بعض معاملات میں سالوں پہلے سے حضور کی روزانہ کی مصروفیات اور پروگرام طے شدہ ہوتے ہیں۔ ملاقاتی ہزاروں میل کے فاصلے طے کر کے آئے ہوتے ہیں۔ ہر روز ایک نہیں بلکہ بہت سی ایسی درخواستیں اور دعوتیں ہوتیں ہیں جن سے پیارے حضور کو بڑے بوجھل دل سے شرکت سے معذرت کرنی پڑتی ہے۔ میں نے ایسی بہت سی شادیوں میں شرکت کی ہے کہ جہاں شادی والے بچے یا بچی کے والدین کی جماعت کے لیے بڑی لمبی نمایاں خدمات ہیں اور نمایاں مقام ہے لیکن پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بوجہ دیگر مصروفیات شریک نہ ہوئے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ پیارے حضور جو ہر جمعہ کے روز ایک گھنٹے کے لئے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں وہ ہمارے لئے ہی تو ہوتا ہے، حضور ہمیں ہی تو وقت دیتے ہیں ہم سے ہی تو گفتگو کرتے ہیں ہم سے ہی تو ملاقات کرتے ہیں اور ہماری بھلائی اور فائدے کی ہی تو باتیں کرتے ہیں۔ دنیا بھر میں جو بیوت، مشن ہاؤس اور دیگر فلاحی منصوبے ہیں وہ ہمارے لئے اور ہماری نسلوں کے لئے ہی تو ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر وقت پیارے حضور کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور دعا کے لئے ہمیشہ انہیں خط لکھتے رہیں۔ خطوط میں جہاں ہم اپنی عارضی دنیاوی مشکلات کا ذکر کرتے ہیں وہیں پہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کا ذکر بھی حضور سے کرتے رہیں۔ خدا کرے کہ ہم ہمیشہ حضور کو خوشخبریاں دینے والے ہوں۔ ویسے بھی ہم احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کے جتنے فضل ہیں وہ بھی بیان سے باہر ہیں۔حضرت اقدس مسیح موعود کا وہ شعر

اک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا

ہر احمدی پر کسی نہ کسی رنگ میں ضرور پورا اُترتا ہے۔تو ہمیں اپنے خطوں میں ان فضلوں کا برکتوں کا اور خوشخبریوں کا بھی لازمی طور پہ ذکر کرنا چاہیئے۔

یہاں پہ میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کا تذکرہ ایک مضمون میں کرنا ناممکن ہے بلکہ شائد ایک کتاب بھی کم ہے۔ ویسے بھی اس مضمون میں صرف روزمرہ کی مصروفیات کا مختصر طور پہ ذکر ہے۔ دیگر مصروفیات الگ سے ہیں۔ دنیا بھر کے تمام احمدیوں کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ خلیفہ وقت کے پاس جا کے ملاقات کا شرف حاصل کریں لیکن سب کے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے اس لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاں جہاں ممکن ہو وہاں پہنچ کے احمدیوں سے ملتے ہیں اور اُن کے حالات جانتے ہیں۔ میں بیرون ممالک دورہ جات کی بات کر رہا ہوں۔ برطانیہ سے سنگاپور، نیوزی لینڈ، جاپان اور آسٹریلیا جانا آسان نہیں ہوتا۔قارئین میں سے جو جہاز سے سفر کرتے رہتے ہیں وہ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ یہ سفر بڑا تھکا دینے والا ہوتا ہے۔لندن سے سڈنی آسٹریلیا کوئی چھبیس گھنٹے کی فلائٹ ہے۔

اللہ تعالیٰ قدم قدم پہ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حافظ و ناصر ہو۔آپ کو صحت و شفایابی والی عمر دراز عطا فرمائے پوری دنیا میں احمدیت کا غلبہ ہو۔ خدا کرے کہ ہم حضور انور کے تھوڑے کہے کو ہی بہت سمجھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حقیقی معنوں میں اطاعت کی توفیق دے سچی محبت اور بے مثال پیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ میں دنیا کے ایسے ممالک بھی دیکھ آیا ہوں جہاں ملک کے ممبران پارلیمنٹ بھی عام بسوں میں سفر کرنے کے لئے لائن میں کھڑے ہوتے ہیں اور لبنان اور

باقی صفحہ 5 پر

مکرم منور علی شاہد صاحب

مکرم محمود احمد شاہد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی یادیں

مکرم محمود احمد صاحب شاہد، نہایت مخلص، فدائی، جہاندیدہ دور اندیش اور خلافت سے غیر معمولی محبت رکھنے والے نیک وجود تھے۔آپ کی دلیرانہ، دانشمندانہ حکمت عملی کے باعث ابتلاء کے ایام میں تمام نازک نوعیت کے امور عین خلیفہ وقت کی منشاء کے مطابق بروقت پورے ہوئے۔ ان میں سب سے قابل ذکر واقعہ شرعی عدالت کا تھا۔لاہور ہائی کورٹ کی شرعی عدالت میں آرڈیننس کے خلاف کارروائی کے دوران دارالذکر کی لجنہ گیلری میں احمدی وکلاء اور جماعت کے جید علمائے کرام کے قیام مقام پر خاکسار کی ڈیوٹی ہوا کرتی تھی اور ان حالات میں مکرم فہیم احمد صاحب ناگی کے ساتھ دیگر خدام کی ایک ایسی ٹیم تھی جو ہروقت ہر قسم کے حالات کے لئے تیار رہتی تھی۔ قافلے کی دارالذکر سے روانگی اور پھر ہائی کورٹ سے واپسی کی کامیاب حکمت عملی آپ کی غیر معمولی بصیرت اور دانائی کی آئینہ دار تھی۔ وہ دن تاریخی بھی تھے اور یادگار بھی۔رات کو سونے سے پہلے مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کو دبانے کی خوب سعادت ملی تھی اور آج بھی ان کو یاد کر کے ان کے بھرپور علمی لطائف آج بھی ہونٹوں پر مسکراہٹ لے آتے ہیں۔

1985ء میں کلمہ طیبہ کے خلاف ضیاء حکومت کی کارروائیوں پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات پر خدام الاحمدیہ کو آپ جیسے فدائی صدر کی قیادت میسر تھی اور نوجوانان احمدیت نے ان دنوں میں حقیقی معنوں میں دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنے خلیفہ وقت کے ہر حکم کی تعمیل میں ہتھکڑیوں کو خوشی خوشی پہنا اور جیلوں میں گئے۔ علاوہ ازیں خلافت کی ہجرت کے وقت اور بعد میں جماعت احمدیہ پاکستان ایک نازک دور سے گزر رہی تھی اور ان حالات اور دنوں میں سب سے زیادہ مجالس کی ذمہ داریاں خدام الاحمدیہ پر ہی عائد ہوتی تھیں جنہوں نے پاکستان بھر کی جماعتوں کا خلیفۂ وقت سے رابطے برقرار رکھنے کا فریضہ سرانجام دینا تھا اس کے لئے سب سے پہلے خطوط لکھوانے کا سلسلہ شروع ہوا اور ان خطوط کو بعدازاں مرکز بھجوانا ہوتا تھا یہ خلیفہ وقت سے رابطے برقرار رکھنے کی کامیاب حکمت عملی تھی بعدازاں جواب آنے پر ان کی ترسیل کا کام بھی خدام الاحمدیہ کے ہی ذمہ ہوتا تھا، کئی سال تک یہ سلسلہ جاری رہا اس کے بعد پھر حضور کے خطبات کی آڈیوز کی تیاری اور سنانے کے لئے آڈیو خطبات کا نظام جاری ہوا۔جو ٹی ڈی کے کی کیسٹوں میں ہوتے تھے ان کو احباب جماعت تک پہچانے کی ذمہ داری بھی خدام الاحمدیہ ہی کے ذمہ تھی ان دنوں میں خاکسار کیسٹوں کی تیاری کا کام موجودہ امیر صاحب کے گھر ان کی ہدایات پر کیا کرتا تھا اور ان تمام منصوبوں اور ذمہ داریوں کی نگرانی محترم محمود احمد شاہد صدر مجلس خدام لاحمدیہ مرکزیہ خود کرتے تھے اور یہ کوئی معمولی اور آسان کام نہ تھا۔ اس جاں نثار فدائی سلسلہ احمدیت نے ریاست اور مخالفین کی ان تمام سازشوں کو ناکام بنادیا جو انہوں نے احمدیوں کو اس کے خلیفہ سے دور رکھنے کے لئے کی تھیں۔

دارالذکر لاہور میں قائد ضلع کا تقرر

مکرم محمود احمد شاہد صاحب کی خلافت سے وابستگی اور اس سے والہانہ عشق کے نتیجہ میں آپ کے اندر دور اندیشی اور بصیرت کا غیر معمولی عنصر موجود تھا لاہور میں اعجاز احمد صاحب ایک سال کے لئے قائد ضلع بنے تھے۔ جبکہ ایک لمبا عرصہ تک وہ نائب قائد ضلع کی ذمہ داری بھی نبھاتے رہے تھے، ان کے بعد اب لاہور میں قائد ضلع کی تقرری ہونا تھی آپ نے مجلس عاملہ ضلع کے کسی ممبر کی بجائے قائد مجلس وحدت کالونی مکرم محمد احمد صاحب کو قائد ضلع مقرر کر دیا جو چند سال پہلے ہی کراچی سے لاہور شفٹ ہوئے تھے۔ جو اس لحاظ سے ایک حیران کن فیصلہ تھا کہ اس سے پہلے ایسی کوئی مثال نہ تھی لیکن آج تاریخ خدام الاحمدیہ گواہ ہے کہ اس فیصلے نے لاہور کو بدل کر رکھ دیا۔

مکرم محمد احمد صاحب کے پہلے سال خاکسار کو نائب معتمد ضلع اور پھر آخری دو سال معتمد ضلع کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی اور ان دو سالوں میں محترم محمود احمد صاحب شاہد، نے صدر مجلس کی حیثیت سے لاہور کو ایک نئے روپ میں ڈھال دیا جو خلیفہ وقت کی محبت، خلافت کے ساتھ عشق کی وجہ سے تنظیمی طور پر مضبوط تر ہوا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے سال اور خدام الاحمدیہ کے پچاسویں سال لاہور کو یہ غیر معمولی اعزاز نصیب ہوا کہ ان دونوں تاریخی سالوں میں پہلی چاروں اول پوزیشنیں ضلع لاہور میں آئیں۔محمود صاحب نے اس دوران کثرت سے دورے کئے اور تربیتی اجتماعات کا انعقاد کرایا، آپ کے دور میں مرکزی مہتممین صاحبان کے دوروں نے تنظیمی طور پر لاہور کو بہت مضبوط کر دیا تھا اور خدمت دین، خلافت سے وابستگی اور اطاعت کی ایک نئی روح پھونک دی گئی تھی۔

ذاتی تعلق اور آپ کی شفقت

آپ کے دور کے غالباً آخری سال کی بات ہے کہ خاکسار کے رشتہ کی بات دور کے عزیزوں میں طے ہوگئی اور چونکہ خاکسار ان کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا اور کچھ فکرمند بھی تھا۔آپ ازراہ شفقت میری شادی کے بارے میں خاکسار سے استفسار بھی کیا کرتے تھے تو ایک ملاقات میں خاکسار نے ذکر کیا اور درخواست کی کہ ان کے بارے میں کچھ معلوم ہوسکے تو بہتر ہوگا اور آپ نے ان کا ایڈریس خاکسار سے لے لیا۔کچھ دنوں بعد خاکسار کو آپ کی طرف سے جواب وصول ہوا اور اس کے بعد وہ رشتہ ختم کر دیا گیا اور اس کے بعد میرا نیا رشتہ حضرت عبدالعزیز مغل رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی سے ہوا۔سلسلہ کے بزرگوں کے ساتھ صحبت صالحین کی برکات ہر شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں معتمدین مجالس خدام الاحمدیہ کی راہنمائی کی غرض سے مرکزی معتمد صاحب کو لاہور بھجوانے کی درخواست کی جس کو آپ نے ازراہ شفقت منظور کر لیا اور مکرم شمیم پرویز صاحب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ، لاہور تشریف لائے اور معتمدین مجالس کے ساتھ میٹنگ کی، اس میں علاقہ لاہور کی نمائندگی مکرم عبدالمالک صاحب نے کی تھی، اس موقع کی بھی یادگار تصویر موجود ہے۔

محترم محمود احمد شاہد صاحب کی یہ بھی خوبی تھی کہ آپ تربیت کی معمولی معمولی باتوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔آپ کا خاکسار کے بارے میں ایک جملہ آج بھی یاد ہے جو آپ کبھی کبھار اجلاس یا ملاقات میں کہا کرتے تھے کہ منور تم خط بہت لکھتے ہو۔میری طرف سے ہر مہتمم صاحب کے نام الگ الگ لفافے میں خط بھجوانے پر ایک مرتبہ یہ پیغام دیا کہ جماعت کے پیسوں کا غیر ضروری استعمال مناسب نہیں اور ہدایت ملی کہ ایک ہی لفافہ میں سب کے خط بھجوائے جایا کریں اور ممکن ہو تو استعمال شدہ لفافے بھی دوبارہ استعمال ہو سکتے ہیں اس کے بعد آج تک خاکسار اس پر عمل کی کوشش کرتا ہے اور دوسروں کو بھی آپ کا یہی پیغام دیتا ہے۔جب کبھی کوئی موقع ملے۔

خدام الاحمدیہ کے ایک خصوصی جوبلی نمبر کی تیاری ہو رہی تھی اور رائل پارک میں مرحوم عبدالستار صاحب کے پریس میں باقاعدگی سے ذاتی طور پر تشریف لایا کرتے تھے اور مضامین اور تصاویر کے بارے میں خود نگرانی کرتے اور ضروری اصلاحات کرتے تھے۔ وہاں بھی اکثر ملاقات ہو جایا کرتی تھی۔مکرم عبدالمالک صاحب ان دنوں ناظم مال ہوا کرتے تھے اور ان کا مکرم محمود احمد صاحب کے ساتھ ایک خاص تعلق تھا وہ بھی آپ کی تشریف آوری پر موقع پر موجود ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ گفتگو کے دوران میں نے اپنا بٹوہ میز پر رکھ دیا تو آپ نے فوراً نوٹس لیا اور پوچھا کہ بٹوہ تمہارا ہے؟ میرے جواب پر کہا دیکھو یہ غلط طریق ہے۔بٹوہ اپنی جیب میں رکھو اور آئندہ کبھی ایسی غلطی نہ کرنا ورنہ نقصان ہوگا۔ سچی بات یہ ہے کہ اس نصیحت نے مجھ کو متعدد بار نقصان سے بچایا ہے۔کارکنوں کے ساتھ ان کی شفقت غیر معمولی ہوا کرتی تھی۔مکرم چوہدری منور علی صاحب ان دنوں ناظم اطفال ضلع تھے۔ان کی شادی کے موقع پر ان کی بارات کے ساتھ اوکاڑہ تشریف لے گئے تھے۔

28 مئی 2010ء کے سانحہ کے بعد عاجز حسب ہدایت مکرم امیر صاحب ضلع لاہور شہداء کے بارے میں کچھ کوائف اکٹھے کر رہا تھا ایک شہید کے بارے میں معلوم ہوا کہ ان کے قریبی عزیز آسٹریلیا میں ہیں۔ خاکسار نے جملہ کوائف فارم آسٹریلیا میں آپ کو فیکس کر دیا اور راہنمائی کی درخواست کی۔ بہت جلد آپ کی طرف سے نہ صرف جواب وصول ہوا بلکہ شہید کے مطلوبہ عزیز کی طرف سے رابطہ بھی ہوگیا اور یوں کام بروقت مکمل ہوا۔

ایک بار کرک ہاؤس میں ان کے اعزاز میں منعقد کی گئی تقریب میں اور پھر دارالذکر میں احباب جماعت لاہور سے ایک ملاقات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب، وکیل وقف نو بھی تشریف فرما تھے۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو ایسے وفا شعار، مخلص، اطاعت گزار اور فدائی احمدی عطا فرماتا رہے۔ آمین اور ان کے بچوں اور عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انہی جیسے نمونے دکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

بقیہ از صفحہ 4

اسرائیل کے بارڈر بھی دیکھ آیا ہوں جہاں دس دس سال کے بچے سکول اس طرح جا رہے تھے کہ بستے کے ساتھ کلاشنکوف بھی گلے میں لٹکائی ہوئی تھی۔ دنیا کے آزاد ترین ملک بھی دیکھ لئے ہیں اور دمشق کے تہہ خانوں میں چالیس دن قید کاٹ کے وہاں کے زندانوں میں زندہ انسانوں کے ڈھانچے بھی دیکھ کے آیا ہوں۔میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ آج اگر پوری دنیا میں امن اور انصاف کی کوئی ضمانت ہے تو وہ خلافت احمدیہ ہی ہے۔ دنیا ایک نہیں درجنوں نئے نظام بنا لے درجنوں تھنک ٹینک بنالے الٰہی نوشتوں کو نہیں بدلا جا سکتا۔اگر دنیا چاہتی ہے کہ دنیا ایک مرتبہ پھر امن کا گہوارہ بن جائے، قافلے سلامت اپنی منزلوں کو پہنچیں، ہزاروں لاکھوں کے ہجوم میں بھی کوئی کمزور و ناتواں کسی کے پاؤں تلے نہ کچلا جائے، سسکتی ہوئی انسانیت کی آنکھ کے آنسو خوشیوں کے ستاروں میں بدل جائیں اور نفرت تعصب اور بارود کے دھوئیں میں اٹے ہوئے منظر، محبتوں سے سرسبز شاداب نظاروں بدل جائیں تو لازماً امام وقت کو ماننا ہوگا۔دنیا کا کوئی نظام خدا کے بنائے ہوئے نظام سے بہتر نہیں ہو سکتا۔ خدا کرے کہ محبتوں کا رحمتوں کا برکتوں کا یہ سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر رہے۔آمین

میری پیاری امی جان محترمہ نسیم اختر صاحبہ

م۔فوزیہ

میری والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ کے والد بزرگوار منشی محمد الدین صاحب مرحوم کا تعلق ادرحماں ضلع سرگودھا کی لنگاہ برادری سے تھا۔ انہوں نے احمدیہ لٹریچر کا ازخود مطالعہ کیا اور تقریباً 23-1922ء میں احمدیت قبول کی اور پھر ایسے احمدیت کے فدائی بنے کہ پنجابی زبان میں دعوت الی اللہ کی غرض سے ڈھولے بعنوان جٹ جھپہ کے لکھے جو آج بھی دیہاتوں میں دعوت الی اللہ کے لئے ایک قیمتی خزانہ ہے۔ نانا جی مرحوم عین جوانی میں انتقال کر گئے اور پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور اکلوتے بیٹے مکرم الحاج ناز احمد ناصر لندن چھوڑے نانی جی مرحومہ کا تعلق مونگ رسول ضلع منڈی بہاؤالدین سے تھا۔ انہوں نے نہ صرف بچوں کی پرورش احسن طریقے سے کی بلکہ چاروں بچوں کو تعلیم بھی دلوائی۔

بڑی خالہ محترمہ زکیہ بیگم کی شادی اپنے چچازاد مکرم (ماسٹر ریٹائرڈ) چوہدری احمد علی صاحب سے ہوگئی اور انہوں نے ربوہ میں مستقل رہائش کا پروگرام بنایا اور امی جی کے خاندان کو بھی اپنے ساتھ ربوہ لے آئے۔ مڈل پاس کرنے کے ساتھ ہی امی کی شادی قریبی گاؤں لولے شریف میں ہوگئی۔ خاکسارہ کے والد مکرم ملک محمد حیات نسوآنہ صاحب مرحوم نہایت شریف پڑھے لکھے اور مخلص احمدی تھے۔ گاؤں کا نام پہلے لولے بستی تھا مگر ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے گھوڑ دوڑ کے موقع ابا جی کی شرافت کی وجہ سے لولے شریف کہہ دیا اور یوں یہ نام ہی مشہور ہوگیا۔

شروع شروع میں امی جی کو بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ والد مرحوم امی سے بڑے ہونے کے علاوہ شادی شدہ اور صاحب اولاد بھی تھے۔ امی نے خود کو وقف کرنے کے عزم کو قائم رکھا اور ایک گھر کی بجائے۔ اس پورے علاقے میں علم کی روشنی پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ گاؤں کی ان پڑھ عورتوں کی تربیت کی اور گاؤں کی ہر بچی کو اپنی بیٹی سمجھا۔

اپنے اعلیٰ اخلاق اور صبر و ہمت کی پیکر امی جو شروع میں مرزائی کہلاتی تھیں۔ آپا جی کے نام سے پکاری جانے لگیں۔ ہر بڑا چھوٹا آپ کا نام بے حد محبت اور احترام سے لینے لگا۔ یہاں تک کہ گاؤں کے بوڑھے بزرگ رشتے دار بھی آپ کو آپا جی کہنے میں خوشی محسوس کرتے۔ آپ نے بچیوں کو کڑھائی، سلائی، سویٹر بننے اور کروشیا تک سکھایا۔

امی بے حد سخت پردہ کرتی تھیں اور کسی کے گھر جانے کے لئے بڑی سی چادر اوڑھ لیا کرتیں۔

بچپن ہی سے صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں اور چھوٹی عمر سے نماز تہجد ادا کرتی تھیں۔ قرآن مجید سے اس قدر عشق اور محبت تھی کہ نماز تہجد نماز فجر اور ظہر کے ساتھ باقاعدہ تلاوت کیا کرتیں خاص طور پر رمضان المبارک میں ہر روز دس پارے پڑھ لیا کرتیں اور یوں ایک ماہ میں دس بار قرآن مجید کا دور مکمل کرنا آپ کی عادت بن گیا۔ خاکسارہ نے ایک بار امی جی کو کہا کہ اب آپ کی صحت اور عمر پہلے والی نہیں۔ ذیابیطس کی مریضہ بھی ہیں۔ اس لئے عبادت میں کچھ کمی کرلیا کریں۔ تو بولیں کہ یہ میری عادت بن چکی ہے اس لئے معلوم نہیں کتنی عمر باقی ہے۔ میں ایسا نہیں کرسکتی۔ اکثر گاؤں کی غریب عورتوں کی دل کھول کر مدد کرتیں۔ گھر میں جب بھی فصل آتی سب سے پہلے خیرات نکالتیں۔ اکثر غریب عورتوں کی مدد کرتیں۔ ایک غریب عورت جس کی مسلسل چھ بیٹیاں ہوئیں تو وہ امی کے پاس آکر کہنے لگیں کہ آپا جی میری تو بیٹیاں ہی پیدا ہورہی ہیں میں غریب ہوں اسے نرینہ اولاد کی دوائی لاکردی اور ساتھ دعا بھی جاری رکھی خداتعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے اگلی بار اسے بیٹا عطا کیا تو وہ خوشی سے پھولے نہ سمائی اور آج بھی امی کے اس احسان کو یاد کرتی ہے۔ گاؤں میں ایک احمدی گھرانے کا جوان بیٹا اچانک وفات پا گیا اور اپنے بیوی بچوں کے علاوہ بوڑھے باپ کو بے سہارا چھوڑ گیا تو امی ان کا خاص خیال رکھتی تھیں اور ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ایک خاص رقم ان کو بھیج دیتیں تاکہ انہیں مشکل پیش نہ آئے۔ امیر نامی شخص ہمارے گاؤں کا غریب موچی تھا۔ اس کی بیوی ہمارے گھر کام کاج کیا کرتی تھیں۔ اچانک فوت ہوگئی اور پانچ بیٹیوں اور ایک بیٹے کو ماں کی ممتا سے محروم کرگئی امی نے ان پانچوں کو ہی گلے لگالیا اور چھوٹی بچیوں کو اپنے گھر میں پالا پوسا اور جیسے جیسے وہ بڑی ہوئیں آپ نے ان کی شادیاں کروائیں جہیز دیا اور رخصت کیا۔ سب سے چھوٹی بچی کو اپنے ساتھ ربوہ لے گئی اور اس کو تعلیم دلوائی۔

1997ء میں بھائی ملک ناصر حیات گاؤں سے ربوہ شفٹ ہوئے تو امی بھی ان کے ساتھ ربوہ میں رہنے لگیں، مگر جن بچیوں کے قرآن کا دور مکمل نہ ہوا تھا خاص طور پر ان کے لئے واپس آجایا کرتیں۔ ماں کی عظمت کو سلام کہنے والے مربی صاحب امی کی محبت اور خدمت کو ان لفظوں میں ذکر کرتے ہیں۔ آپ کی والدہ ایک عظیم خاتون تھیں۔ خاکسار جب آپ کے گاؤں بطور مربی تعینات ہوا تو آپ کی والدہ ربوہ سے دوبارہ گاؤں آگئیں کہ میرے اس مربی بیٹے کو کھانے پکانے کی دقت ہوگی اور خاص طور پر رمضان کا پورا مہینہ گاؤں میں ہی رہائش رکھی۔ باقاعدہ سحری اور افطاری تیار کرواکے بھیج دیتیں اور میں ان کی اس شفقت کو کبھی بھی نہیں بھول سکتا۔ جب گاؤں میں باقاعدہ بیت الذکر تعمیر ہوئی۔ تو بے حد خوش ہوئیں۔ مرکز سے آئے ہوئے مہمانوں کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑتیں کھانا بے حد تیزی اور جلدی سے تیار کروالیتیں کہ انہوں نے واپس بھی جانا ہے کہیں دیر نہ ہوجائے۔

خاکسارہ کے بھائی ملک طاہر حیات نسوآنہ صاحب جب روس کے ملک ازبکستان میں بطور مربی کام کررہے تھے۔ تو انہوں نے محسوس کیا کہ امی اب اداس رہنے لگی ہیں تو اپنے پاس بلالیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ امی نے وہ خدمت سرانجام دی جو میں کئی سال رہنے سے بھی نہ کرسکا۔ انجان زبان اور اجنبی ملک میں امی صبح سویرے ہی کوٹ پہن لیتی اور اوپر رومال اوڑھ کر آس پاس کے گھروں میں جانے لگیں اور بزرگ بوڑھی خواتین سے میل جول شروع کردیا۔ بات چیت اشاروں میں ہی کرلیتی جب تھوڑی بہت واقفیت ہوگئی تو انہیں قرآن مجید پڑھانے کا ارادہ کرلیا اور یوں ہر روز گھر گھر جاکر یسرنا القرآن کا قاعدہ اور قرآن مجید پڑھانے کا آغاز کیا۔ جلد ہی آس پاس مشہور ہوگیا کہ یہاں ایک عرب مائی آئی ہوئی ہے جو قرآن مجید بہت اچھا پڑھاتی ہے اور ساتھ ہی نماز ادا کرنا بھی سکھاتی ہے، امی جب چند ماہ وہاں رہنے کے بعد واپس پاکستان آگئیں تو مربی بھائی کو ان کی کمی محسوس ہوئی۔ اگلے سال انہوں نے دوبارہ امی کو اپنے پاس بلالیا۔ امی اپنے ساتھ موٹے لفظوں والا قرآن مجید اور کچھ تحائف بھی ساتھ لے گئیں کہ فلاں بزرگ کو قرآن مجید تحفہ دوں گی جسے چھوٹے لفظوں والے قرآن سے پڑھنے میں دقت ہوتی ہے۔

اسی طرح امی نے خواب دیکھا کہ جلال آباد (ازبک شہر) کی یونیورسٹی کی چابیاں انہیں دی جارہی ہیں کافی دن اس خواب سے پریشان رہیں اور مسلسل دعا کرتی رہیں۔ چند دن کے بعد بھائی نے بتایا کہ جب قرآن مجید کا ازبک زبان میں ترجمہ مکمل کیا تو وہ جلال آباد کی یونیورسٹی میں بطور تحفہ پیش کرنے کے لئے لے گئے۔ وہاں عربی ڈیپارٹمنٹ والے شعبے نے اس کو اس قدر سراہا کہ وہاں اپنے سلیبس میں شامل کرلیا اور بعد میں مجھے بلایا اور دعوت دی کہ ہمیں اس کے پڑھانے کے لئے کوئی معقول انتظام نہیں ہورہا۔ اس لئے آپ ہی اس کے پڑھانے کے لئے آجائیں اور یوں امی نے خواب میں جو جلال آباد کی یونیورسٹی کی چابیاں دیکھیں وہ اس رنگ میں پوری ہوگئی اور بھائی کو یونیورسٹی میں قرآن مجید کا ازبک میں ترجمہ اور تفسیر پڑھانے کا موقع مل گیا۔

امی جان خود بے حد سادہ اور سستا لباس پہن لیا کرتی تھیں اور دوسروں کی مدد کے جذبے کی وجہ سے کچھ نہ کچھ خریدتی رہتیں۔ اس طرح جب آپ کا گاؤں جانے کا پروگرام بنتا تو اپنا بیگ کپڑوں سے بھرلیتیں۔ گاؤں کی بوڑھی اور غریب عورتوں کو وہ سلے ہوئے کپڑے دیتیں جو آپا نسیم کی اس نیکی کو آج بھی یاد کرتی ہیں۔ مارچ 2011ء کے آخری ہفتے میں جب ازبکستان، قازقستان میں جماعتی حالات خراب ہوئے تو بھائی کو اچانک بیوی بچوں سمیت واپس پاکستان آنا پڑا۔ والدہ صاحبہ بیٹے کی اس آمد سے بے حد خوش تھیں اور کسی بیماری کا نام ونشان تک نہ تھا۔ مگر اچانک 4/اپریل کو دل کا ایسا جان لیوا اٹیک ہوا کہ بیٹے کے ہاتھوں میں ہی اللہ کے حضور حاضر ہوگئیں اور یوں اداس ماں کی بیٹے سے ملاقات ہوگئی اور پُرسکون ہوکر خالق حقیقی سے جاملیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری والدہ محترمہ کو غریق رحمت کرے، ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اسی طرح آپ کی اولاد کو آپ کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حج کے لئے روانگی ممکن ہوگئی

حضرت مولانا عبدالمالک خاں صاحب مرحوم ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیان کیا کہ آپ کراچی میں بطور مربی تعینات تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک صاحب کو آپ کے پاس اس پیغام کے ساتھ بھجوایا کہ ان صاحب کو حج پر بھجوانے کا انتظام کریں۔ ان دنوں حج پر جانے کے لئے بحری جہاز کے ذریعہ سفر کیا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ متعلقہ دفتر میں حاضر ہوئے۔ اپنا مدعا بیان کیا تو آپ کو بتایا گیا کہ بحری جہاز کی تمام سیٹیں بک ہوچکی ہیں بلکہ بیس مسافر چانس پر بھی بکنگ کرواچکے ہیں۔ اس لئے درخواست دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے مکرم مولانا صاحب نے متعلقہ افسر سے درخواست کی کہ جیسے آپ پہلے بیس زائد درخواستیں لے چکے ہیں ایسے ہی ایک اور درخواست لے لیں آپ کے اصرار پر جب آپ کے ساتھی کی حج پر جانے کی درخواست جمع ہوچکی تو آپ نے متعلقہ افسر کو بتایا کہ اس سال کوئی اور فرد حج پر جائے یا نہ جائے مگر یہ شخص ضرور حج پر جائے گا۔ کیونکہ اس کو حج پر بھجوانے کے لئے خلیفہ وقت نے بھجوایا ہے۔ اگر آپ اس کو حج پر بھجوانے میں مدد دیں گے۔ تو خدا آپ کو بھی برکتوں سے نوازے گا۔

چنانچہ آپ مربی ہاؤس آکر روانگی کے دن کا انتظار کرنے لگے۔ روانگی کے دن آپ کو فون آیا کہ بحری جہاز روانہ ہونے میں ایک گھنٹہ باقی ہے ایک مسافر اچانک بیماری کے باعث سفر نہیں کرسکتا چانس پر ٹکٹیں لینے والے دیگر لوگ دور ہیں اس لئے آپ کے لئے موقع ہے اگر ایک گھنٹے کے اندر اندر آپ اپنے ساتھی کو بندرگاہ پرلے آئیں تو وہ حج پر جاسکتا ہے آپ تو پہلے ہی اس یقین کے ساتھ تیار بیٹھے تھے کہ خلیفہ وقت کا بھجوایا ہوا شخص ضرور حج پر جائے گا چنانچہ آپ نے موصوف کو فوراً بندرگاہ پہنچایا۔ جو خلیفہ وقت کی توجہ اور دعا کی وجہ سے حج کے لئے روانہ ہوگئے۔ جو کہ بظاہر ناممکن معلوم ہوتا تھا۔

(النور، خلافت نمبر مئی 2009ء ص34 از جماعت احمدیہ امریکہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5/اکتوبر 2014ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یحيٰ مقبول صاحب مرحوم آف جھنگ حال ناربری لندن مورخہ 29 ستمبر 2014ء کو طویل علالت کے بعد 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت چوہدری ودھاوے خان صاحب کی پوتی تھیں۔ آپ کو صدر لجنہ جھنگ شہر اور نائب صدر لجنہ ضلع جھنگ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، کثرت سے نوافل ادا کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں سات بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم رشید احمد وڑائچ صاحب

مکرم رشید احمد وڑائچ صاحب ابن مکرم چوہدری شاہ محمد شاہد صاحب مرحوم برمنگھم مورخہ 23 ستمبر 2014ء کو 68 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت چوہدری ودھاوے خان صاحب کے پوتے تھے۔ آپ 2002ء میں برمنگھم آئے۔ جماعتی کاموں اور جلسہ کی ڈیوٹیوں کو نہایت ذمہ داری اور مستعدی سے سرانجام دیتے تھے۔ عبادت گزار، تہجد گزار، گہرا دینی علم رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی اور اس کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم الطاف محمد تنویر صاحب

مکرم الطاف محمد تنویر صاحب ابن مکرم چوہدری شاہ محمد شاہد صاحب مرحوم کیلگری کینیڈا مورخہ 13/اگست 2014ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت چوہدری ودھاوے خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ آپ نے تقریباً چالیس سال ماڈل ٹاؤن کراچی میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے دلی عقیدت اور گہری وابستگی تھی۔ گہرا دینی علم رکھتے تھے اور بہترین آرٹسٹ بھی تھے۔ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے شائع ہونے والی خصوصی مجلّہ کے ایڈیٹر رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ طاہر لطیف صاحبہ

مکرمہ طاہرہ لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم لطیف احمد طاہر صاحب لاہور مورخہ 4 ستمبر 2014ء کو طویل علالت کے بعد اچانک نمونیہ کے حملہ سے 56 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مولوی غلام رسول صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی، مکرم حافظ عبدالکریم صاحب خوشابی مرحوم کی نواسی اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی) کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کو اپنے حلقہ میں لجنہ کی سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری اصلاح وارشاد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے علاوہ محلّہ کے احمدی اور غیر احمدی بچوں کو بھی قرآن کریم ناظرہ پڑھایا کرتی تھیں۔ آپ پابند صوم وصلوٰۃ، مالی قربانی میں حصہ لینے والی خوش اخلاق اور نیک فطرت خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ

مکرمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب مرحوم لاہور مورخہ 3 ستمبر 2014ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کی پوتی اور مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب مرحوم ناظر مال کی بیٹی تھیں۔ ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہنے والی، نرم خو، دھیمے مزاج والی، بہت کم گو، بے حد صابر وشاکر، حوصلہ مند اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم قمر الحق خان صاحب

مکرم قمر الحق خان صاحب آف لاہور مورخہ 24/اگست 2014ء کو جگر کے عارضہ کے باعث طویل علالت کے بعد 54 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو 1985ء میں کوئٹہ کی احمدیہ بیت الذکر پر حملے کے وقت بیت الذکر کی حفاظت کرنے اور پھر اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ جماعت کے لئے نہایت غیرت رکھنے والے انسان تھے۔ نظام جماعت سے گہری وابستگی اور خلافت سے نہایت اخلاص، اطاعت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ بہت خوش مزاج شخص تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب مرحوم جرمنی مورخہ 22/اگست 2014ء کو 76 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک کے نتیجہ میں وفات پا گئیں۔ آپ کو 8 سال جرمنی کے حلقہ Bad Nau Heim میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، جماعتی خدمت میں پیش پیش، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ

مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب مرحوم واقف زندگی ربوہ مورخہ 18/اگست 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ مکرم چوہدری علی اکبر صاحب مرحوم سابق نائب ناظر تعلیم و مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی بیٹی تھیں۔ آپ نے قیام پاکستان کے بعد ربوہ کے ابتدائی ایام میں مشکلات کے باوجود اپنے واقف زندگی خاوند کے ساتھ لمبا عرصہ نہایت ہمت، حوصلے اور صبر کے ساتھ گزارا۔ اپنے محلّہ میں لجنہ کی جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔ جب تک آپ کی نظر ٹھیک رہی بے شمار بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کی توفیق پاتی رہیں۔ بہت مہمان نواز خاتون تھیں۔ بہت خوش مزاج، ہر ایک سے خلوص اور محبت سے پیش آنے والی، کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والی، صدقہ وخیرات کرنے والی دعا گو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنی اولاد کو ہر وقت جماعتی کاموں میں حصہ لینے کی تاکید کیا کرتی تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرمہ بشریٰ اختر صاحبہ

مکرمہ بشریٰ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب مرحوم سیالکوٹ مورخہ 26/اگست 2014ء کو دل کے عارضہ سے وفات پا گئیں۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، مہمانوں اور خاص طور پر جماعتی عہدیداروں کی نہایت خوش دلی سے خدمت کرنے والی، جماعتی چندہ جات میں باقاعدہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کو بھی احمدیت اور خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کنری سندھ مورخہ 7 مارچ 2014ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی مہمان نواز، غریب پرور، صابرہ اور نیک خاتون تھیں۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ اور جماعتی پروگراموں میں بڑے شوق سے شامل ہوا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ عظمیٰ امر صاحبہ

مکرمہ عظمیٰ امر صاحبہ بنت مکرم مہدی خان صاحب عالمگڑھ ضلع گجرات گزشتہ دنوں 30 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کو 2008ء میں ایک دعا کا اعجاز دیکھ کر قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ عزیزوں کی اشد مخالفت کے باوجود تادم وفات نہایت ثابت قدم رہیں۔ بہت مخلص اور نیک خاتون تھیں۔

مکرمہ ثمینہ بشیر صاحبہ

مکرمہ ثمینہ بشیر صاحبہ بنت مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مراد کلاتھ ہاؤس فیصل آباد جولائی 2014ء میں 51 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے ٹورانٹو، کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ آپ ایک سال کی عمر میں پولیو کی وجہ سے معذور ہو گئی تھیں اور پھر ساری زندگی وہیل چیئر پر ہی گزاری۔ مرحومہ کے دو بھائی مکرم اشرف پرویز صاحب اور مکرم مسعود جاوید صاحب اور ایک بھتیجے مکرم آصف مسعود صاحب یکم اپریل 2010ء کو فیصل آباد میں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے تھے۔ بھائیوں کی شہادت کے بعد آپ کینیڈا شفٹ ہو گئی تھیں۔ آپ جماعت کے ساتھ محبت کرنے والی، چندہ جات میں باقاعدہ، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

مکرم شیخ حمید احمد صاحب

مکرم شیخ حمید احمد صاحب آف کینیڈا مورخہ 17/اگست 2014ء کو 75 سال کی عمر میں ٹورانٹو میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت شیخ محمد حسن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ 20 سال قبل لاہور سے کینیڈا آ گئے جہاں لوکل جماعت میں سیکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف ڈیوٹیاں بھی ذمہ داری سے بجا لاتے رہے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

مکرمہ شمیم ریاض صاحبہ

مکرمہ شمیم ریاض صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل (ر) ریاض احمد ورک صاحب لاہور مورخہ 10/اگست 2014ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ موضع دھرگ ضلع نارووال کے ایک مخلص احمدی مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم ذیلدار کی بیٹی تھیں۔ آپ کثرت سے نوافل ادا کرنے والی، ہمدرد، نیک اور ہر دلعزیز خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود کی خواتین سے بہت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

باقی صفحہ 8 پر

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

20۔اکتوبر 2014ء

1:25 am	In-Depth
2:00 am	پریس پوائنٹ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔اکتوبر 2014ء
4:10 am	سوال و جواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:25 am	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست
8:15 am	Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
8:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔اکتوبر 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
11:55 am	حضور انور کا ملٹری ہیڈکوارٹر جرمنی میں 30مئی 2012ء کو خطاب
1:10 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:50 pm	فرنچ سروس
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:10 pm	سپاٹ لائیٹ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2009ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا ملٹری ہیڈکوارٹر جرمنی میں خطاب

21۔اکتوبر 2014ء

12:35 am	ریئل ٹاک
1:35 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2009ء
4:05 am	سپاٹ لائیٹ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	حضور انور کا ملٹری ہیڈکوارٹر جرمنی میں خطاب
7:40 am	کڈز ٹائم
8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2009ء
9:15 am	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9:40 am	سیرت حضرت مسیح موعود
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:45 am	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست
1:30 pm	الف اردو
2:05 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔اکتوبر 2014ء (سندھی ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	سپینش سروس
8:30 pm	عصر حاضر
9:30 pm	پریس پوائنٹ
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست

Fall winter Collection 2014/2015
Brands are Available @
LIBERTY FABRICS
Aqsa road Near Aqsa Chowk, Rabwah Pakistan
+92-47-6213312

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

بقیہ از صفحہ 7 نماز جنازہ حاضر و غائب

پسماندگان میں ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب جنرل سیکرٹری جماعت امریکہ اور مکرم رفیق اختر روزی صاحب قائد تجنید مجلس انصاراللہ یوکے کی خالہ تھیں۔

مکرمہ شاہدہ نسرین صاحبہ

مکرمہ شاہدہ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم جاوید اقبال لنگاہ صاحب مربی سلسلہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ 12 جولائی 2014ء کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ آپ کو 2000 سے 2009 تک لائیبریا میں اپنے واقف زندگی شوہر کے ہمراہ وقف کی روح کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ 2009ء میں اچانک بہت بیمار ہوگئیں۔ بہت صابرہ و شاکرہ تھیں۔ زبان پر کبھی کوئی شکوہ نہ لاتیں۔ ہمیشہ اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی تھیں کہ اس نے اپنے فضل سے جماعت کی خدمت بجالانے کی توفیق بخشی ہے۔ گیارہ سال کی لمبی شدید بیماری میں بھی اپنے مربی سلسلہ خاوند سے یہی کہتیں کہ میں ٹھیک ہوں۔ آپ بے شک جماعتی دورہ پر چلے جائیں۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ بے حد محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک واقف نو بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

گمشدہ رسید بک

مجلس انصاراللہ پاکستان کے انسپکٹر ضلع اوکاڑہ کی مجلس 52/2.L کے دورہ پر تھے۔ دوران دورہ دفتر کی رسید بک نمبر 726 رستہ میں کہیں گر گئی ہے۔ رسید نمبر 1 تا 77 تک رجسٹر روزنامچہ میں اندراج ہے اس رسید بک پر کوئی چندہ وصول نہ کیا جائے۔ اگر کسی کو ملے تو دفتر پہنچا دے۔ یا اس فون نمبر 047-6212982 پر اطلاع دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

☆......☆......☆

KHAS COLLECTION
Lakin Aam Prices
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-476212310
www.sahibjee.com

مکان برائے فوری فروخت
برقبہ $4\frac{1}{2}$ مرلے، 4 کمرے، کچن وغیرہ
1/26A دارالعلوم شرقی نور ربوہ
حامد محمود: 0321-7630844
0333-9795944

ربوہ میں طلوع و غروب 15/اکتوبر

طلوع فجر	4:50
طلوع آفتاب	6:09
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:39

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

15۔اکتوبر 2014ء

6:30 am	گلشن وقف نو
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے 27 جولائی 2008ء
2:00 pm	سوال و جواب 20 مئی 1995ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 2008ء
8:05 pm	دینی و فقہی مسائل
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے

طاہر آٹو ورکشاپ
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینٹون اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون: 0334-6360782,0334-6365114

CASA BELLA
Home Furnishers

Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flooring

FR-10